اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وطنِ عزیز کی مسیحی آبادی میں مسلسل غیر معمولی اضافے پر جہاں چرچ تنظیموں نے وقتاً فوقتاً اپنے مناّدوں اور مبشروں کو خراج تحسین پیش کیا ہے، وہیں مسلمان رہنماؤں نے حالات کا درست تجزیہ کرتے ہوئے اپنی کوتاہیاں تسلیم کی ہیں، مگر رواں سماجی و اقتصادی صورت حال میں وہ کسی موثر اقدام سے قاصر رہے ہیں۔ گزشتہ سال سے سندھ میں ایک ایسی ہی صورت حال چلی آرہی ہے۔ مبینہ طور پر جون ۱۹۹۵ء میں "ہیومن رائٹس ٹاسک فورس" نے عمر کوٹ کے ایک جاگیر دار لال منگریو کی نجی جیل سے ۱۶۰ ہاریوں کو آزاد کرایا جن سے جبری مشقت لی جارہی تھی۔ قانونی طور پر آزاد ہو جانے والے ہاریوں کو مسیحی رہنماؤں نے اُن کے بقول "ہیومن رائٹس ٹاسک فورس" کے ذمہ داروں کے کہنے پر اس لیے ماتلی میں رہائش مہیا کی کہ وہ تھانے کے احاطے میں بے یار و مددگار پڑے ہوئے تھے، اور اس بات کا امکان موجود تھا کہ جاگیر دار لال منگریو انہیں دوبارہ حاصل کر لیتا، کیوں کہ لال منگریو کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ ہاری کوئی قیدی نہیں ہیں، بلکہ کھیت مزدور ہیں جنہوں نے پیشگی رقم لے رکھی ہے اور معاہدے کے مطابق کام کرنے کے پابند ہیں۔

عمر کوٹ کے ہاریوں کو دیکھتے ہوئے علاقے کے ایسے ہی متعدد ہاریوں نے ماتلی کا رخ کیا اور مئی ۱۹۹۶ء کے وسط میں وہاں جمع ہونے والوں کی تعداد سات سو تک پہنچ گئی۔ یہ تمام ہاری مذہباً ہندو ہیں اور (ذات پات کے لحاظ سے) مختلف سماجی گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں، تاہم زیادہ تر بھیل اور کوہلی ہیں۔

مذکورہ تناظر میں انسانی حقوق اور ترقی پسندی کے حوالے سے کام کرنے والی تنظیموں کو بین الاقوامی سطح پر خاصی شہرت ملی ہے۔ مغربی دُنیا کے بعض معروف انگریزی جرائد نے رپورٹیں شائع کی ہیں اور نشریاتی اداروں نے سندھ کے حالات پر تجزیے نشر کیے ہیں۔ ہاریوں اور رضا کار تنظیموں کی کارروائی سے جو جاگیر دار متاثر ہوئے ہیں، انہوں نے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے قانونی کارروائی کے ساتھ مسیحی مناّدوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اُن کے نزدیک مسیحی مناّد مسلمانوں اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کو حلقۂ مسیحیت میں داخل کرنے میں ناکام رہنے کے بعد غریب اور بے آسرا ہندوؤں کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور رواں صورت حال میں وہ تبشیری کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

مسیحی رہنماؤں نے بار بار یہ کہا ہے کہ انہوں نے ہاریوں کو رہائش اور بنیادی ضروریات انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مہیا کی ہیں اور جاگیر دار طبقہ صورتِ حال کو غلط رنگ دے رہا ہے۔ برصغیر میں ترویج

مسیحیت کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مسیحی مناّدوں کو کامیابی زیادہ تر نچلے طبقات میں ہوئی ہے اور ان طبقوں کو مسیحیت کی جانب راغب کرنے میں اُن کی سماجی و اقتصادی بہبود کے اقدامات کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ مسیحی رہنما آزاد ہونے والے ہاریوں کو تبدیلی مذہب کے لیے ترغیب دیتے ہیں یا نہیں، مگر ان انسانی کاوشوں کا نتیجہ لازماً کچھ لوگوں کی تبدیلیٔ مذہب کی صورت میں نکلے گا۔

موقر معاصر "ترجمان الحدیث" (فیصل آباد) نے جون ۱۹۹۶ء کے شمارے میں اداریہ "سندھ میں تحفظِ انسانی حقوق کی آڑ میں عیسائیت کی تبلیغ --- لمحۂ فکریہ" کے زیرِ عنوان لکھا ہے۔ معاصر مذکور کی اطلاع ہے کہ

> ہیومن رائٹس کی آڑ میں اب سندھ کے اندر ایک نئے فتنے نے جنم لیا ہے اور عیسائی مشنریوں نے ہاریوں کو انسانی حقوق کی آڑ میں عیسائی بنانے کا عمل تیز کر دیا ہے۔ اُنہیں جاگیرداروں سے آزادی کا جھانسہ دے کر عدالتوں میں مقدمات درج کروائے جاتے ہیں اور اُن کے جملہ اخراجات خود برداشت کرتے ہیں، اُنہیں اپنے کیمپوں میں لے جاتے ہیں اور [اُنہیں] عیسائیت اختیار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ان ہاریوں میں اکثریت ہندوؤں کی ہے، لیکن اِس کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

معاصر مذکور نے اسلامی دینی جماعتوں کے اختلاف و انتشار پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اختلاف و انتشار کے باعث "اُن میں اتنی صلاحیت باقی نہیں رہی کہ وہ اپنے گرد و پیش کا جائزے لے سکیں۔" تجویز کیا گیا ہے کہ دینی جماعتیں فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس مسئلے کی طرف فوری توجہ دیں۔ "اپنا کردار ادا کرتے ہوئے خود ہاریوں کی مدد کریں۔ اگر وہ مظلوم ہیں تو اُنہیں ظلم سے نجات دلائیں اور ان میں سے جو مسلمان ہیں، اُن کے ایمان کا تحفظ کریں اور عیسائی مشنریوں کا راستہ روکیں۔"

سندھ میں مروّجہ جاگیرداری نظام کے بارے میں، مفادات میں بندھے ہوئے افراد کو چھوڑتے ہوئے، سب کی یہ رائے ہے کہ یہ نظام ظلم و زیادتی پر مبنی ہے۔ اسلامی دینی جماعتوں کو اس برائی کے خاتمے کے لیے لازماً میدان میں آنا چاہیے، اور اُن مسیحی دوستوں کا تعاون حاصل کرنے میں بھی پس و پیش نہیں کرنا چاہیے جو انسانی بنیادوں پر کام کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اسی طرح سندھ میں کام کرنے والے مسیحی رہنماؤں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی کاوشوں میں علاقے کے مسلمان رہنماؤں کو شامل کر کے یہ ثابت کریں کہ اُن کے پیشِ نظر کوئی خاص "مذہبی" مقاصد نہیں، بلکہ محض انسانیت کی فلاح و بہبود ہے۔